ادب سے متعلق بعض بہت اچھے نکات اور معلومات بھی اس میں آگئے ہیں۔

چاند کی تسخیر قرآن کی نظر میں۔ از مولوی محمد شہاب الدین صاحب ندوی تقطیع خورد — ضخامت ۷۰ صفحات کتابت وطباعت بہتر. قیمت ۴/- روپے۔ پتہ: فرقانیہ اکیڈمی چک بانا ور بنگلور۔ نارتھ

انسان چاند پر کیا پہنچا کہ اہل مذاہب میں ایک بھونچال سا آگیا اور مسلمان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں، مسلمانوں کو جس غلط فہمی کے باعث جو ضغطۂ قلب و دماغ پیش آیا اس کو دفع کرنے کی غرض سے ہی یہ کتاب لکھی گئی ہے چنانچہ اس میں لائق مولف نے تفصیل سے بتایا ہے کہ سائنس جن نوامیس فطرت کا انکشاف کر رہی ہے یہ سب وہ ہیں جو اللہ کی آیات ہیں اور جن میں غور کرنے کی دعوت قرآن میں جا بجا دی گئی ہے۔ اس بنا پر سائنس کی یہ ترقی خدا پر اعتقاد اور یقین میں اور مزید اضافہ اور پختگی کا باعث ہونا چاہیے۔ نہ کہ اس سے انحراف اور روگردانی کا۔ چنانچہ چاند پر پہنچنا بھی اللہ کی ایک آیت ہے اور اس روز ترقی و عروجِ انسانی کی پیشین گوئی خود قرآن میں بھی موجود ہے۔ جہاں تک کتاب کی اس غرض و غایت کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ بڑی مستحسن اور مفید کوشش ہے اور کامیاب ہے۔ لائق مولف نے اس سلسلہ میں جلد جلد تین چار اور بھی رسالے لکھ ڈالے ہیں:۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

لیکن چونکہ مصنف ہونہار نوجوان اور حوصلہ مند ہیں اور ان سے بہت کچھ توقعات ہو سکتی ہیں۔ اس لیے ان کی رہنمائی کے لیے چند باتیں لکھ دینا ضروری ہیں:۔

(۱) موصوف کی تحریروں میں مضامین کا تکرار بہت ہوتا ہے۔ ان کو اس سے بچنے کے لیے پہلے پوری کتاب کا ایک خاکہ بنا کر اسی کی ترتیب کے مطابق لکھنا چاہیے۔

(۲) یہ بات مصنف نے لکھی تو کئی بار ہے کہ قرآن سائنس کی کوئی کتاب نہیں ہے لیکن عملاً وہ اس پر قائم نہیں رہ سکے ہیں اور جگہ جگہ انھوں نے ایسے دعاوی کیے ہیں اور ان کے اثبات کے لیے

۔ آیات زیادہ کھینچ تان کی ہے کہ "من چہ می سرایم و طنبورۂ من چہ می سراید" کا مصداق سا ہے۔

(۴) مصنف کو جب اس موضوع سے طبعی مناسبت اور لگاؤ ہے تو ان کو سائنس کا مطالعہ سائنس کے ایک طالب علم کی طرح باقاعدہ کرنا چاہیے محض اردو کی دو چار کتابیں اور اخبارات کی رپورٹیں کافی نہیں ہیں۔

(۵) لہجہ ہر جگہ سنجیدہ اور متین رہنا چاہیے۔ کتاب میں متعدد مواقع پر مناظرہ اور پھکڑپن

دوسرے مذاہب کے لوگوں کی مذمت اور تنقیص سے باز رہنا چاہیے۔ اس طرح کی طرز تحریر فائدہ کم ہوتا ہے اور نقصان زیادہ۔ غیر واقعی اور مزعومہ باتوں کو داخل کر لینے کے باعث جو کیفیت انجیل کی ہوئی کم و بیش وہی کیفیت اسرائیلیات کی بھرمار کی وجہ سے ہمارے ہاں تفسیروں کی ہوئی علاوہ ازیں یورپ میں اگر علم دشمنی اور علماء کے ساتھ نہایت ظالمانہ برتاؤ کرنے کا ایک دور گذرا ہے تو مسلمانوں کی تاریخ میں بھی فلسفہ اور علمی تحقیق و اکتشاف کے خلاف شدید ردِ عمل کی مثالیں کم نہیں ہیں۔ خود ہمارے زمانہ میں علماء کے ایک طبقہ کا کیا حال ہے، مصنف نے خود سعودی عرب کے اکابر علماء کا اور بعض اور حضرات کا ذکر کیا ہے۔ پس جب خود ہمارا حال یہ ہے تو ہم کس منھ سے دوسروں پر اعتراض اور نکتہ چینی کریں دوسروں کا چاک داماں دیکھنے سے پہلے خود اپنے گریبان کو دیکھ لینا شیوۂ مردانگی و عقلمندی ہے۔

(۶) مطالعہ زیادہ کیجئے۔ غور و فکر اس سے زیادہ کیجئے۔ زیادہ لکھنے اور اس کو ادھر اُدھر جلد جلد چھپوا کر شائع کرنے سے آدمی روشناس تو ہو جاتا ہے۔ لیکن عظمت حاصل نہیں ہوتی۔ کم لکھیے لیکن ٹھوس لکھیے۔

ندوۃ المصنفین دہلی کی فہرست کتب اور قواعد و ضوابط مفت طلب فرمایئے (منیجر)